تیرا ظرف میرا مقدر

فہمیدہ عباس کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ سلسلہ وار ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس سلسلہ وار ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس سلسلہ وار ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس سلسلہ وار ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہوگی صرف اور صرف رائٹر ہی ہوگا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس سلسلہ وار ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

قسط 36

تیرا ظرف میرا مقدر

از فہمیدہ عباس

شاہ سائیں ساحل اور انشا کا رشتہ سائیں اور لونڈی کا تھا.

انشا شاہ سائیں ساحل کی زر غلام رکھیل تھی اور وہ اس کے مالک و مختار.

اس لحاظ سے ان کے بیچ بننے والا رشتہ نامحرموں والا نہیں تھا. ہاں مگر دنیا کی نظر میں بد کرداری کا عکس ضرور تھا اکثر لوگ اس بات کو لے کر شاہ سائیں ساحل اور انشا کو ذلیل و خوار کرتے تھے.

آئے دن شاہ سائیں ساحل کے ہاتھ میں کسی نا کسی کا گریبان ہوتا.

زیادہ تر یہ خواری ان کو ان کے گھر سے ملتی.

شاہ ظل اور شاہ اوز فا دونوں کے دل میں اس بات کو لے کر لرزا خیز آگ جلتی رہتی تھی.

شاہ سائیں ساحل کے ساتھ انشا کا ہونا انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا.

وہ انشا کو تکلیف دے کر شاہ سائیں ساحل کو تکلیف دینا چاہتے تھے.

شاہ سائیں ساحل نے اکثر ان کے دل سے سوتیلے پن کے زہر کو نکالنا چاہ مگر انشا کی حویلی آمد کے بعد یہ ناممکن ہو گیا.

آئے دن حویلی میں پریشانی اور ہنگامے ہوتے.

انشا چلو آغاجان کے ہاں چلیں ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور وہ تم سے ملنا چاہتے ہیں.

حویلی کے سلگتے انگاروں میں کوئی تو انشا کے لئے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے کی مانند تھا.

وہ تھے شاہ سائیں ساحل کے بڑے چاچا آغاجان جن کو انشا سے پہلے دن سے ہی لگاؤ ہو گیا تھا.

اور وہ انشا کے معاملے میں بہت رحم دل تھے.

شاہ سائیں ساحل کو پوری حویلی میں سے صرف آغاجان کی سپورٹ حاصل تھی مگر بے سود اور ناکافی.

جی جی اس محترمہ کو آغاجان کی عیادت کے لئے لے جاؤ اور جو ہم ان کے گھر والے ہیں ان کو چھوڑ دو اس پر ای لڑکی کا پتا کرنا ضروری ہے.

شاہ سائیں ساحل نے انشا کو اغا جان کی عیادت کرنے

کو ساتھ لے جانا چاہ تو اماں سائیں یہ سن کر آگ بگولا ہو گئیں.

اماں سائیں آغا جان خود انشا سے ملنا چاہتے ہیں اور انہوں نے مجھے خاص طور سے کہا ہے

کے ہم انشا کو ساتھ کے کر ضرور آئیں.

ہاں یہ بڈھا بھی پاگل ہے جو گھر کے لوگوں کو چھوڑ کر اس دو ٹکے کی لڑکی کو ملنا چاہتا ہے.

کوئی نہیں ہو سکتا ہے اس نے

آغا جان کو بھی اپنے چنگل میں پھاس لیا ہو.

اماں سائیں.

شاہ سائیں ساحل کی آواز کسی شیر کی مانند انچی ہوئ تھی.

چلو انشا.

شاہ سائیں ساحل نے انشا کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی طرف لے گئے.

سارے رستے دونوں نے آپس میں کوئی بات نہیں کی سفر مکمل خاموشی سے گزرا.

انشا کیا بات ہے سارے راستے میں بھی آپ نے کوئی بات نہیں کی اور اب بھی آپ خاموش ہیں.

آغا جان کیا سوچیں گے ہم آپ کو یہاں ان کا پتا کرنے زبردستی لے کر آئیں ہیں.

کیا گزرے گی ان کے دل پر.

یہ بات سن کر انشا نے خود کو نارمل کیا.

انشا نے یلو رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی. اور بلو رنگ کی پینٹ. یلو رنگ کی شرٹ میں انشا کا گورا رنگ شاہ سائیں ساحل پر قیامت ڈھا رہا تھا.

انشا نے آغا جان کی موجدگی کا احساس دلایا تو شاہ سائیں نظر چرا کر رہ گئے. زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خوبصورت ترین تحفہ ہے. اس کو بہترین طریقے سے گزرنا چاہیئے.

اور انشا کے پاس زندگی جینے کا بہترین موقعہ تھا. مگر انشا نے اپنے اوپر سے لونڈی کا لباس نہیں اترا تھا. اور نا ہی وہ اترنا چاہتی تھی. اگر وہ کوشش کرتی بھی تھی تو لوگ اسے بھولنے نہیں دیتے تھے.

انشا صلاحیتوں کا چلتا پھرتا نمونہ تھی.

آج انشا اگر اپنے بلبوتے پر زندگی گزرنا چاہتی تو گزار سکتی تھی.. مگر اس کو شاہ سائیں ساحل کے کئے ہوئے احسانات یاد تھے جو اسے حویلی سے کنارا کشی اختیار نہیں کرنے دیتی تھی

شاہ سائیں ساحل کی شادی شدہ زندگی بھی اچھی چل رہی تھی.

کیونکہ شاہ سائیں ساحل ایک زمے دار اور فرض شناس انسان تھے.

شاہ سائیں ساحل نے انشا کے ساتھ ساتھ رخسار کو بھی اہمیت اور وقت دیا تھا جس کے نتیجے میں شاہ سائیں ساحل کی ایک پھول جیسی بیٹی اور تین بیٹے پیدا ہوئے.

رخسار نے یہ بچے پیدا ضرور کیے تھے مگر درحقیقت ان کو ماں بن کر انشا نے پالا.

کیونکہ رخسار نے بچے صرف اپنے قدم شاہ سائیں ساحل کی زندگی میں جمانے کے لئے پیدا کئے تھے.

اسے بچوں سے کوئی لگاؤ نہیں تھا.

بچہ ایک دن کا ہوتا تو اماں سائیں بچے کو انشا کی گود میں ڈال جاتی.

وہ ایسا اس لئے کرتی تھیں کے انشا بچوں میں گوم رہے اور شاہ سائیں ساحل کو کم سے کم وقت دے سکے.

اور انشا تھکی ہوئی نڈھال رہے جس سے اس کی خوبصورتی میں کمی ہو اور وہ شاہ سائیں ساحل کے دل سے اتر جائے. یہاں تک کہ اماں سائیں انشا کو حویلی کے سو کام حکم فرماتی جن کو کرنے کے لئے نوکر چاکر موجود تھے.

لیکن وہ بھول گئی تھی کے جن کے دل اللہ تعالیٰ نے ایک کئے ہوں. جن کو ظاہری شکل صورت سے کوئی تعلق نہ ہو جن کی روحیں آپ میں جوڑی ہوئی ہوں ان کو نا تو کوئی تھکاوٹ کچھ کہتی ہے اور نا ہی بناؤ سنگھار.

سارے ملازم انشا اور شاہ سائیں ساحل کے لئے اپنے اپنے کام کاج جلدی جلدی ختم کر لیتے تھے کیونکہ.

انشا اور شاہ سائیں ساحل حویلی کی پسندیدہ ترین کپل تھے.

حویلی میں اور بھی بہت سارے کپل تھے مگر انشا اور شاہ سائیں ساحل لاجواب کپل تھے

ان کے آپس میں باتیں کرنے کا طریقہ نوک جھوک سب کو بہت زیادہ پسند تھی اور جب انشا اور ساحل آپس میں باتیں کرتے تو سارے ملازمین ان کو غور سے دیکھتے اور سنتے تھے.

اور لطف اندوز ہوتے تھے

.سب ان دونوں سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے

شاہ سائیں ساحل کے سب سے بڑے بیٹے کا نام سبحان شاہ رکھ گیا تھا اور یہ نام شاہ سائیں ساحل نے انشا کی فرمائش پر رکھا تھا سارے حویلی والے اس بات سے آج تک ناواقف تھے نہیں تو اس بات پر بھی وبال کھڑا ہو جاتا وقت ریت کی مانند سرا کتا جا رہا تھا.

شاہ سائیں ساحل کی چار اولادیں اس دنیا پر آچکی تھی

اماں سائیں کے کام تو دیکھو تمام بچوں کی ذمہ داری اماں سائیں نے انشا کو سونپ دی ہے.

اور رخسار سائیں سارا دن شاہ سائیں ساحل کے ساتھ کبھی ادھر جاتی دکھائی دیتی ہیں تو کبھی ادھر جاتی دکھائی دیتی ہیں. شاہ سائیں ساحل تو جسے انشا کو بھول ہی گئے ہیں.

شمیما اپنے کمرے میں حویلی کے سارے کام ختم کرنے کے بعد عادل کو مخاطب کرتے ہوئے افسردہ لہجے میں اپنے دل کی بات کر رہی تھی.

عادل کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا.

انشا کو بچے بہت زیادہ تنگ کرتے ہیں انشا کی طبیعت بھی پہلے سے خراب رہنے لگی ہے اور اس کی نیند بھی پوری نہیں ہوتی.

بچوں سے فری ہوتی ہے تو شاہ سائیں ساحل کو ٹائم دیتی ہے.

ان کے لئے کھانا بناتی ہے ان کے کپڑے وغیرہ استری کرتی ہے اور پھر اماں سائیں جی نازل ہو جاتی ہیں

انشا آج تمہارے ذمے یہ کام ہے وہ کام ہے

کسی کو انشا کی کوئی فکر ہی نہیں ہے ہر کوئی انشا کو مشین سمجھتا ہے. یہاں تک کے شاہ سائیں ساحل بھی وہ بھی اس کا ساتھ نہیں دیتے ان کو بھی بس اپنی پڑی رہتی ہے.

انشا روز صبح اٹھ کر نہاتی ہے شاہ سائیں ساحل بھی اس کو نہیں بخشتے.

عادل کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا.اس بار بھی

میں انشا کے لئے بہت پریشان ہوں اس طرح تو وہ بہت کمزور اور بیمار ہو جائے گی.

ا

شمیما کو انشا کی واقعے میں بہت فکر ہو رہی تھی.ایک عورت ہی دوسری عورت کی تکلیف

سمجھ سکتی ہے اس لئے شمیما کی فکر بجا تھی

جبکہ عادل کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر شمیما نے سرہانا اٹھا کر زور سے عادل کو مارا.

آؤے.

یہ کیا کر رہی ہو.

میں اتنی دیر سے بات کر رہی ہوں اور تم آگے سے کوئی جواب بھی نہیں دے رہے.

تم کو انشا دی.
کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہو رہی.

کیا کر سکتے ہیں انشا کو کون کہتا ہے وہ اتنا کام کیا کرے.
اس نے خود کو خود ہی بہت زیادہ مصروف کر رکھا ہے وہ سمجھتی ہے ایسا کرنے سے اماں سائیں اس سے راضی ہو کر محبت کرنے لگے گی یا شاہ سائیں ساحل کے لئے اس کے پاس ٹائم نہیں بچے گا تو شاہ سائیں ساحل اس کو بھول جائیں گے. اور سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

.

ہاں تو ایسا کب ہوتا ہے شاہ سائیں ساحل تو اپنے حصے کا وقت انشا سے ڈٹ کر لیتے ہیں.

عادل کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ شمیما بول اٹھی.

عادل

تو پھر وہ کیا کریں.

وہ انشا سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور وہ اس کو صرف اپنے لئے لے کر آئے ہیں تو

کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھائیں.

اس کے لئے ساری دنیا سے لڑتے ہیں.

نہیں رہ سکتے اس کے بغیر اس کی قربت کے بغیر.

ان کا کیا قسور ہے.

عادل جو گھنٹے سے شمیما کی تقریر سن رہا تھا آگ بگولا ہو کر شمیما پر برس پڑا.

تم ٹھیک کہہ رہے ہو عادل انشا نے ساری مصروفیات خود اپنے اوپر سوار کی ہیں.

وہ اگر شاہ سائیں ساحل کو ساری بات بتائے تو وہ سارا مسلا حل کر لیں.اب اگے کیا ہوتا

ہے اس کو جاننے کے لئے قسط نمبر 37 کا انتظار کریں

السلام علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ **ناول ہی ناول** بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں **ناول ہی ناول** کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا **سپر ریڈنگ میٹریل** میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ **ناول ہی ناول** آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

جاری ہے

اگلی قسط صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959